صحائف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

۱۔صحیفہ علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب

حضرت علی کے پاس رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ایک صحیفہ میں تحریر کئے ہوئے تھے۔ یہ صحیفہ ان کی تلوار کے ساتھ بندھا رہتا تھا۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد یہ صحیفہ ان کے صاحبزادے محمد بن علی بن ابی طالب کو (جو عام طور پر محمد بن الحنفیہ کے نام سے معروف ہیں) ملا۔ کافی عرصہ تک ان کے پاس رہا(۱) محمد بن الحنفیہ سے بہت سے لوگوں نے حدیث لکھی ہے۔

اس صحیفہ کی تقریبا تمام روایات کو امام احمد بن حنبل نے متعدد طریق سے اپنی مسند میں درج کر دیا ہے(۲) نیز اس صحیفے کو امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، ابوداؤد اور امام نسائیؒ نے بھی نقل کیا ہے۔

۲۔صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن عبادہ کا ایک صحیفہ تھا جس میں احادیث جمع تھیں (۳) یہ صحیفہ کافی عرصہ تک سعد بن عبادہ کے خاندان میں رہا ہے سعد بن عبادہ کا ایک بیٹا اس صحیفے سے احادیث روایت کیا کرتا تھا۔ یہ صحیفہ خود سعد بن عبادہ نے لکھا ہوگا جیسا کہ ترمذی نے بھی اسے سعد بن عبادہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ سعد بن عبادہ زمانہ جاہلیت ہی میں فن کتابت جانتے تھے (۴)

۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے صحیفے:

حضرت عبداللہ بن عباس کبار صحابہ سے باقاعدہ احادیث کی املا صحیفوں میں لیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبیداللہ بن علی اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عباس کو دیکھا ہے ان کے پاس لکھنے والی تختیاں تھیں اور وہ ابورافع کی احادیث تحریر کرواتے تھے(۵) مشہور راوی موسیٰ بن عقبی صاحب سیر مغازی کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کریب نے ابن عباس کی کتابوں کا ایک اونٹ کا بوجھ اتارا(۶)

۴۔صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ کے شاگردوں میں سلیمان الیشکری ابوالزبیر مکی، مجاہد، عمرو بن دینار، محمد بن علی الباقر، وھب بن کیسان محمد بن المنکدر، محمد بن الحنفیۃ اور زید بن اسلم جیسے جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔ احمد شاکر کے بیان کے مطابق امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن عبداللہ کی ایک ہزار دو سو چھ احادیث درج کی ہیں(۷) ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں جابر بن عبداللہ کا باقاعدہ حلقہ درس تھا۔ لوگ ان سے حدیث سنتے تھے اور کچھ لوگ حدیث قلمبند کرتے تھے۔ وھب بن منبہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جو جابر بن عبداللہ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر حدیث لکھا کرتے تھے(۸) خود جابر نے حدیث کا ایک صحیفہ مدون کر رکھا ہے، ڈاکٹر صبحی صالح نے امام مسلم کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ صحیفہ شاید مناسک حج کے مسائل پر مشتمل تھا(۹)

۵۔صحیفہ ام المومنین عائشہؓ صدیقہ

حضرت عائشہ نے آنحضرت سے بہت سی احادیث روایت کیں(۱۰) آپ کی احادیث کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے(۱۱) ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر شان نزول جاننے والا نہیں دیکھا۔ فرائض، سنت اور شعر کا آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پایا۔ انساب اور ایام عرب کا آپ سے بڑا راوی نہیں دیکھا(۱۲) امام ذھبی فرماتے ہیں۔ **لا اعلم فی امة محمد ﷺ، بل ولا فی النساء مطلقا امراة اعلم منها**۔۔۔(۱۳) ''(میں نے امت محمدیہ ﷺ میں بلکہ مطلقا تمام عورتوں میں آپ سے بڑھ کر علم والی عورت

آپ نبی پاک کے کاتب، بہت بڑے قاری قرآن اور فرائض کے ماہر تھے۔ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن جمع کرنے کیلئے نامزد کیا۔ اور پھر حضرت عثمان نے المصحف کی کتابت کیلئے مقرر کیا (۲۴) جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے حضرت زید کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اپنی خط وکتابت میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتے تے۔ چنانچہ انہوں نے نصف مہینہ سے کم مدت میں ان کی زبان سیکھ لی

نہیں ...) آپ قرات اور کتابت جانتی تھیں (۱۴) لوگ اپنے مشکل مسائل آپ کی طرف بھیجتے تھے۔ اور آپ ان کے جوابات لکھ کر بھیجتی تھیں (۱۵) حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کے کہنے پر مناقب عثمان ... پر احادیث لکھ کر بھیجیں (۱۶)

۶۔ صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب

آپ احادیث رسول صحائف میں جمع کرتے تھے (۱۷) ابراہیم الصائغ کہتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث میں بے شمار کتابیں تھیں۔ جنہیں وہ دیکھا کرتے تھے (۱۸) آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب کی کتاب ''الصدقہ'' کا بھی نسخہ تھا جو فی الحقیقت صدقات نبوی کے نسخوں میں سے ایک تھا۔ امام لیث کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ میں نے یہ نسخہ عبداللہ بن عمر کے پاس کئی بار پیش کیا (۱۹)

۷۔ صحیفہ حضرت اسماء بنت عمیس

حضرت اسماء بن عمیس جعفر بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے شادی کی۔ ان کے بعد علی ابن ابی طالب نے ان سے شادی کی اور سب سے اولاد ہوئی۔ ان کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا۔ جس میں احادیث نبوی تھیں۔ (۲۰)

۸۔ البراء بن عازبؓ

آپ کے شاگرد آپ کی مجلس میں احادیث لکھا کرتے تھے وکیع اپنے والد عبداللہ بن حنش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے براء بن عازب کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس سرکنڈوں سے ... ہتھیلیوں پر احادیث لکھا کرتے تھے (۲۱)

۹۔ صحیفہ حضرت جابرؓ بن سمرۃ

حضرت جابر بن سمرہ کا صحیفہ تھا۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت جابر بن سمرۃ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہاتھ احادیث کی طلب کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ان کی طرف احادیث لکھ کر بھیجیں (۲۲)

۱۰۔ صحیفہ حضرت زید بن ارقمؓ

حضرت زید بن ارقمؓ کا صحیفہ تھا۔ آپ نے احادیث نبویہ کو حضرت انس بن مالک کی طرف لکھ کر بھیجا جب بنو امیہ نے حرہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جس میں آپ کے بچے اور خاندان ہلاک ہوگئے تھے۔ آپ تعزیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں میں آپ کو اللہ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے'' اللھم الغفر للانصار ولا بناء الانصار (۲۳) (اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کی بخشش فرما)

۱۱۔ صحیفہ حضرت زید بن ثابت الانصاری

آپ نبی پاک کے کاتب، بہت بڑے قاری قرآن اور فرائض کے ماہر تھے۔ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن جمع کرنے کیلئے نامزد کیا۔ اور پھر حضرت عثمان نے المصحف کی کتابت کیلئے مقرر کیا (۲۴) جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے حضرت زید کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اپنی خط وکتابت میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتے تے۔ چنانچہ انہوں نے نصف مہینہ سے کم مدت میں ان کی زبان سیکھ لی (۲۵)

حضرت زید بن ثابت نے حضرت عمر بن خطاب کیلئے دادا کی میراث کے متعلق احادیث لکھی تھیں۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ مجھے دادا کی میراث کے بارے میں رائے دیں۔ زید کہتے ہیں خدا کی قسم ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حضرت عمر نے کہا یہ وحی تو نہیں ہے کہ جس میں ہم کمی بیشی کرتے ہیں یہ تو ایسی چیز ہے جس میں آپ کی رائے مطلوب ہے۔ اگر تمہاری رائے بہتر ہو تو میں تمہارا ساتھ دوں۔ ورنہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضرت زید نے رائے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عمر پھر ان کے پاس آئے تو حضرت زید نے کہا میں آپ کو اپنی رائے لکھ دیتا ہوں چنانچہ پالان کے ایک حصہ پر انہوں نے لکھ دیا (۲۶)

۱۲۔ صحیفہ حضرت سلمان الفارسیؓ

آپ نے ابوالدرداء کی طرف احادیث نبویہ لکھ کر بھیجی تھیں (۲۷)

۱۳۔ صحیفہ حضرت السائب بن یزیدؓ

یحییٰ بن سعید سائب کے شاگرد نے حضرت سائب کی احادیث لکھ کر ابن لہیعہ کی طرف بھیجی۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے میری طرف لکھا کہ انہوں نے سائب بن یزید سے احادیث لکھی ہیں (۲۸)

۱۴۔ صحیفہ حضرت سمرۃ بن جندبؓ

حضرت سمرہ نے احادیث کو ایک صحیفہ میں لکھا اور اسے اپنے بیٹے کی طرف لکھا اس میں بہت زیادہ علم ہے (۲۹)

۱۵۔ صحیفہ حضرت سہل بن سعد الساعدی الانصاریؓ

حضرت سہل کے شاگردوں میں ابوحازم بن دینار، ان کا بیٹا اور امام زہری شامل ہیں (۳۰) ابوحازم نے ان کی احادیث جمع کی تھیں (۳۱)

۱۶۔ امام زہریؒ کے صحیفے:

امام زہری کا مرتبہ حدیث میں بہت بلند

> امام زہری نے طالب علمی کے زمانے ہی میں احادیث کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کردیا تھا۔ وہ کاغذ قلم لے کر اپنے اساتذہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان احادیث کی املا لیتے (۳۴) ابن کثیر نقل کرتے ہیں زہری مشائخ حدیث کے پاس لکھنے کی تختیوں پر حدیث لکھتے حتی کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم بن گئے اور علم میں لوگ ان کے محتاج ہوکر رہ گئے

ہے انہوں نے بہت سے صحابہ کی مرویات کو قلمبند کیا تھا صحابہ میں سے امام زہری نے حضرت انس بن مالک، سہل بن سعد ساعدی اور رافع بن خدیج سے اکتساب علم کیا ہے۔ امام مالک نے مؤطا میں انس بن مالک، سہل بن سعد اور رافع بن خدیج سے چند احادیث روایت کی ہیں جن کی اسناد میں امام مالک اور ان صحابہ کرام کے درمیان صرف امام زہری کا واسطہ ہے۔ احمد محمد شاکر نے حضرت انس کی مرویات کیلئے مالک عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک کو صحیح ترین سند قرار دیا ہے۔(۳۲) امام زہری نے صرف اسی دن میں تمام قرآن مجید حفظ کر لیا تھا(۳۳)

امام زہری نے طالب علمی کے زمانے ہی میں احادیث کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ کاغذ قلم لے کر اپنے اساتذہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان احادیث کی املا لیتے(۳۴) ابن کثیر نقل کرتے ہیں زہری مشائخ حدیث کے پاس لکھنے کی تختیوں پر حدیث لکھتے حتی کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم بن گئے اور علم میں لوگ ان کے محتاج ہو کر رہ گئے(۳۵)

امام زہری نے حدیث کو اس کثرت سے لکھا کہ ان کے صحیفوں کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ طالبان حدیث کا آپ کے پاس ہجوم رہتا تھا۔ ان کے صحیفوں کا تذکرہ خلیفہ وقت ہشام اموی کے پاس پہنچا اس نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے بیٹے کے لئے اپنے صحیفوں کی ایک نقل بھجوا دیں امام زہری نے معذرت کی کہ احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو نقل کرنا ان کے بس میں نہیں لہٰذا اگر وہ احادیث کی نقل چاہتے ہیں تو اپنے کاتب بھیج دیں وہ احادیث لکھ لیں گے چنانچہ ہشام نے کاتب بھیج دیئے(۳۶) عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے زہری سے علم حاصل کرو ان سے زیادہ سنت رسول کا کوئی عالم باقی نہیں رہا ہے۔(۳۷) حدیث کی تدوین میں امام زہری کی خدمات بہت زیادہ ہیں ان کی کتاب المغازی بھی شائع ہو چکی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کے صحیفے

حضرت عروہ بن زبیر کے پاس بہت سے صحیفے تھے جن میں انہوں نے احادیث نبوی اور صحابہ کرام کے فتوے جمع کر رکھے تھے بلکہ واقدی کے مطابق تو عروہ بن زبیر پہلے شخص ہیں جنہوں نے سیر و مغازی میں کتاب تصنیف کی ہے۔(۳۸) ان کے پاس یہ صحیفے واقعہ حرہ تک موجود رہے ہیں حرہ کے روز انہوں نے اپنے یہ صحیفے جلا ڈالے تھے۔ ان کے صحیفوں کو جلا ڈالنے کا انہیں عمر بھر افسوس رہا۔ ان کے بیٹے ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر اکثر کہا کرتے تھے ان صحیفوں کا میرے پاس موجود ہونا مجھے میرے اہل و عیال سے زیادہ محبوب تھا(۳۹) ان کی کتاب المغازی ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ صحیفہ ہمام بن منبہ

حضرت ابو ہریرہ کی کچھ مرویات کو ہمام بن منبہ نے ایک صحیفہ میں جمع کر رکھا تھا۔ تاریخ حدیث میں اس کو صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ احادیث ہیں۔ تقریباً تمام احادیث صحاح میں روایت ہوئی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے مسند ابی ہریرہ میں اس صحیفہ کی تمام احادیث کو ایک ہی سند (حدثنا عبدالرزاق بن ہمام حدثنا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے(۴۰) یہ صحیفہ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے(۴۱)

مندرجہ بالا اٹھارہ صحابہ، تابعین اور محدثین کے صحف حدیث اس بات پر دلالت کرتے تھے کہ آنحضرت کے دربار میں باقاعدہ کتابت حدیث ہوتی رہی اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔

الحواشی

۱۔ ابن سعد، الطبقات، ج ۵ ص ۱۰۵

۲۔ احمد، المسند (تحقیق احمد شاکر) احادیث ۵۹۹، ۶۱۵، ۷۸۲، ۷۹۸، ۸۵۸، ۸۷۴، ۹۵۴، ۹۶۲، ۹۹۳، ۱۰۳۷، ۱۲۹۷، ۱۳۰۲،

۳۔ عبدالرحمان مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ج ۲ ص ۸۰

۴۔ ابن سعد، الطبقات، ج ۳ ص ۶۱۳

۵۔ ابن حجر، الاصابہ، ج ۲ ص ۲۲۳

۶۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۳۳

۷۔ ابن کثیر، اختصار علوم الحدیث مع شرح الباعث الحثیث ۱۸۷

۸۔ صبحی صالح، علوم الحدیث ص ۴۴

۹۔ ایضاً ص ۴۳

۱۰۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲، ۹۸

۱۱۔ ایضاً ۱۰۱

۱۲۔ ایضاً [illegible]

۱۳۔ ایضاً، ۱۰۱۔

۱۴۔ احمد، المسند، ج ۲۔ ۸۷

۱۵۔ مسلم، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۳۰۰۴/۷۲ ک

۱۶۔ احمد، المسند، ج ۶، ۸۷

۱۷۔ ایضاً، ج ۲، ۴۵، ۹۰

۱۸۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء ۳، ۱۶۰

۱۹۔ الاموال، ۳۹۳

۲۰۔ یعقوبی، تاریخ یعقوبی، ج ۲، ص ۱۴۴

۲۱۔ العلل ج ۲، ۴۲

۲۲۔ احمد، المسند ج ۵، ۸۹

۲۳۔ احمد، المسند، ج ۴، ۴۷۰، ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۳ ۳۹۴

۲۴۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، تیسری حدیث، تذکرۃ ۳، ۳۱

۲۵۔ ابن سعد، الطبقات، ج ۲، ص ۱۵۵

۲۶۔ الدارقطنی، السنن، ۴، ۹۳۔ ۹۴

۲۷۔ الذہبی، میزان الاعتدال، ۴، ۵۴۶

۲۸۔ الاموال، ۳۹۳۔ ۵۹۳

۲۹۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۴، ۲۳۶، ۲۳۷

۳۰۔ ایضاً، ج ۶، ۲۵۴

۳۱۔ ایضاً ج ۶، ۳۳۳

۳۲۔ ابن کثیر، الباعث الحثیث، ص ۲۴

۳۳۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱ ص ۱۱۰

۳۴۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۹ ص ۳۴۱

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ الذہبی تذکرۃ الحفاظ، ج ۱ ص ۱۰

۳۷۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۹ ص ۳۴۳

۳۸۔ ابن کثیر، الباعث الحثیث ص ۱۸۷، مغازی عروۃ بن زبیر مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۹۔ ابن سعد، الطبقات، ج ۵، ص ۱۷۹

۴۰۔ احمد، المسند، ج ۲، ص ۳۱۲۔ ۳۱۹

۴۱۔ تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ بیروت